ضلع چکوال میں آباد ایک خاندان

تاریخ کے آئینہ میں

مئوّلف

(پیرزادہ) عابد حسین شاہ

ناشر

بہاءالدین زکریا لائبریری بمقام چھونبی

تحصیل ونزد چوآسیدن شاہ ضلع چکوال پوسٹ کوڈ ۴۸۳۲۱

اسلامی جمہوریہ پاکستان (صوبہ پنجاب)

سلسلہ اشاعت نمبر (۲)

نام کتاب............ضلع چکوال میں آباد ایک خاندان تاریخ کے آئینہ میں

مئولف ....(پیرزادہ) عابد حسین شاہ

طبع اوّل ۱۹۹۷ء/۱۴۱۸ھ

کمپیوٹر انٹرنیٹ اشاعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

ناشر............ بہاءالدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوبہ پنجاب کے ضلع چکوال میں آباد زیرِ تذکرہ مذہبی و علمی خاندان کے جد اعلیٰ صحابی رسول ﷺ حضرت ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ ہیں ۔آپ امّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں ۔رسول ﷺ اور آپ کا سلسلہ نسب پانچ پشت اوپر جا کر ایک ہو جاتا ہے۔آپ فتح مکہ کے موقع پر دولت ایمانی سے مشرف ہوئے۔حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کے حالات علامہ ابن اثیر جزری (وفات ۶۳۰ھ) نے مشہور کتاب ''**اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ**'' جلد نہم میں تفصیل سے درج کیئے ہیں ،اس کتاب کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔علاوہ ازیں علامہ ابن حجر العسقلانی (وفات ۸۵۲ھ) نے کتاب ''**الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ**'' کی تیسری جلد میں آپ کے حالات یکجا کر دیئے ہیں۔

خلافت بنو عباس کے ابتدائی دَور میں حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کی اولاد نے جزیرہ عرب سے ہجرت کر کے سندھ میں قیام کیا اور کچھ ہی عرصہ بعد غلبہ حاصل کر کے یہاں اپنی حکومت قائم کر لی اور آج کے ضلع سانگھڑ میں منصورہ نام کا ایک شہر آباد کر کے اسے اپنا دارالحکومت قرار دیا ۔حجاز مقدس سے اس خاندان کی ہجرت اور سندھ میں آمد کا ثبوت عرب مؤرخین کے ہاں ملتا ہے چنانچہ مصعب زبیری (وفات ۲۳۶ھ) نے کتاب ''نسب قریش'' مطبوعہ قاہرہ کے صفحہ ۲۲۰ پر، زبیر بن بکّار (وفات ۲۵۶ھ) نے ''**جمھرۃ نسب قریش واخبارھا**'' مطبوعہ قاہرہ کے صفحہ ۶۲۰ پر، علامہ البلاذری (وفات ۲۷۹ھ) نے کتاب ''فتوح البلدان'' جس کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے، اس کی جلد دوم میں ، نامور مؤرخ المسعودی (وفات ۳۴۶ھ) نے ''**مروج الذاھب ومعادن الجواھر**'' جس کا اردو ترجمہ تاریخ مسعودی نام سے دستیاب ہے، اس کی جلد اوّل میں، علامہ ابن حزم (وفات ۴۵۶ھ) نے ''**جمھرۃ انساب العرب**'' مطبوعہ بیروت کے صفحہ ۱۱۸ پر اور ابن قدامہ المقدسی (وفات ۶۲۰ھ) نے ''**التبیین فی انساب القرشیین**'' مطبوعہ عراق کے صفحہ ۲۴۷ پر حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کی اولاد کی سندھ ہجرت اور یہاں حکومت قائم کرنے کا ذکر کیا ہے۔

پاک و ہند کے متعدد مؤرخین نے اپنی تحریروں میں حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کی اولاد کی سندھ میں آمد اور سلطنت ہباریہ سندھ کے قیام اور عروج و زوال کو بیان کیا ہے۔چنانچہ علامہ سید سلیمان ندوی (وفات ۱۹۵۳ء) نے دو کتابوں ''عرب و ہند کے تعلقات'' اور ''تاریخ سندھ'' میں، پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع (وفات ۱۹۶۳ء) نے ''مقالات مولوی محمد شفیع'' کی جلد پنجم میں ،مولانا نور احمد خان فریدی (وفات ۱۹۹۴ء) نے تین کتب ''تذکرہ مشائخ سہرورد'' نیز ''تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی'' مطبوعہ لاہور اور ''ملتان اور مؤرخین'' میں، علاوہ ازیں قاضی اطہر مبارکپوری نے ''ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں''، دہلی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے صدر پروفیسر خورشید احمد فارق نے کتاب ''برصغیر اور عرب مؤرخین'' میں سلاطین ہباریہ سندھ کے حالات تفصیل سے درج کیئے ہیں۔اس ضمن میں ماہنامہ ''**القول**

السّدید'' لاہور بابت اگست ۱۹۹۶ء میں ''سیدنا ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ'' عنوان سے شائع ہونے والا مخدوم زادہ مشتاق احمد شاہ خطیب شاہدرہ لاہور کا مضمون بھی قابل ذکر ہے۔

تاریخ نویسی میں سکّے کی دریافت متعلقہ دَور کی تاریخ کی تصدیق کے لیے انتہائی معتبر و اہم شہادت تصور کی جاتی ہے۔ سلاطین ھباریہ سندھ کا دور اس شہادت سے بھی متصف ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل سندھ کی سرحد سے ھباری خاندان دورحکومت کے چھ ہزار پانچ سو پچاسی سکّے دریافت ہوئے جو جودھ پور ہندوستان کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔ ان سکوں کے تعارف پر مشتمل مولانا سید ابوظفر ندوی کا ایک تحقیقی مضمون ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ کی جلد چونسٹھ کے دوسرے شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔

سندھ پر اس خاندان کی حکمرانی تقریباً دوسو برس قائم رہی۔ بالآخر سلطان محمود غزنوی کے دَور میں ۴۱۷ھ کے لگ بھگ قرامطہ کے ہاتھوں اس کا خاتمہ ہوگیا۔ لیکن کسے خبر تھی کہ ڈیڑھ سو سال بعد اسی خاندان میں ایک ایسی ہستی پیدا ہوگی جو اپنی روحانی سلطنت قائم کر کے دور دراز ملکوں تک دعوت اسلام پہنچائے گی اور رہتی دنیا تک اس کا نام زندہ و تابندہ رہے گا۔ ہماری مراد شیخ الاسلام ابومحمد حضرت بہاء الدین زکریا سہروردی ملتانی رحمتہ اللہ علیہ (پیدائش ۵۶۶ھ) کی ذات بابرکات ہے۔

غوث العٰلمین حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ساتویں صدی ہجری میں برصغیر کے بلند مرتبت صوفی تھے، آپ نے ملتان شہر میں قیام فرماتے ہوئے اولاد اور مریدین کے ذریعہ مشرق بعید تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ بنگال، برما، چین، فلپائن، انڈونیشیا اور ملائشیا میں اسلام کا پھیلاؤ اور تصوف کے سلسلہ سہروردیہ کا تعارف، حضرت بہاء الدین زکریا اور آپ سے فیض یافتہ سہروردی مشائخ کے ذریعے ہوا۔ مشرق بعید کے مسلمان اب تک آپ کے عقیدت مند چلے آرہے ہیں، ملائشیا میں آپ کی حیات و تعلیمات پر ایک کتاب چھپ چکی ہے۔ وزیراعظم ملائشیا تنکوعبدالرحمٰن نے ۱۹۶۴ء میں پاکستان کا سرکاری دورہ کیا تو حضرت بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے مزار پر حاضری کی خواہش ظاہر کی اور جذبہ محبت وعقیدت کے اظہار کے لیئے کشاں کشاں آپ کے مزار پر پہنچے۔ وزیراعظم ملائشیا کی ملتان آمد وحاضری کی روداد مع تصاویر منشی عبدالرحمٰن (وفات ۱۹۸۹ء) کی کتاب ''بہارِ رفتہ'' میں محفوظ ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک تصنیف ''**الاوراد**'' نام کی ہے جو اصل کتاب نیز اردو ترجمہ الگ الگ چھپ چکے ہیں اور دست یاب ہیں۔ آپ کے سوانح حیات برصغیر کی تاریخ اور صوفیاء کے تذکروں کے موضوع پر لکھی جانے والی تمام کتابوں میں موجود ہیں۔ ان میں علامہ جمالی (وفات ۹۴۲ھ) کی کتاب ''**سیر العارفین**'' جس کا ترجمہ معروف محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری (وفات ۱۹۸۳ء) نے کیا اور معروف دانشور اشفاق احمد نے ۱۹۷۶ء میں لاہور سے شائع کیا۔ نیز مخدوم حسن بخش قریشی مرحوم سجادہ نشین ملتان کی کتاب ''انوارِ غوثیہ'' مطبوعہ ۱۳۲۷ء اور مولانا نور احمد خان فریدی کی چار ضخیم جلدوں پر مشتمل تصنیف ''تذکرہ مشائخ سہرورد''، طہران یونیورسٹی ایران سے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیئے منظور کیا جانے والا ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحبہ کا فارسی مقالہ ''احوال و آثار شیخ بہاء الدین

۵

بہاء الدین زکریا ملتانی وتصحیح خلاصۃ العارفین' جسے ۱۹۷۴ء میں مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد نے کتابی شکل میں شائع کیا۔ قاہرہ یونیورسٹی قاہرہ مصر کے وائس چانسلر ڈاکٹر ابوالوفا الغنیمی التفتازانی (وفات ۱۹۹۴ء) کی سرپرستی میں شائع ہونے والے عربی ماہنامہ **''التصوف الاسلامی''** شمارہ دسمبر ۱۹۹۲ء میں شامل الحاج عبداللطیف کا مضمون **''صفحات مجیدۃ من تاریخ جمھوریہ باکستان الاسلامیۃ''** بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ مزید برآں آپ کی تعلیمات عام کرنے اور خدمات کو متعارف کرانے کے لیئے مخدوم سجاد حسین قریشی سجادہ نشین ملتان نے ۱۹۵۵ء میں ملتان ہی سے ''آستانہ زکریا'' نام سے ماہنامہ رسالے کا اجراء کیا، میر حسان الحیدری اس کے ایڈیٹر تھے۔ آج کل لاہور سے سید اویس علی سہروردی کی ادارت میں ''سہرورد'' نام سے نکلنے والا رسالہ یہ کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے دور دراز علاقوں تک اسلام کی اشاعت کا جو کام اپنے مریدین و اولاد کے ذریعے شروع کیا تھا یہ سلسلہ آپ کے وصال کے بعد بھی صدیوں تک جاری رہا۔ آج کے ضلع چکوال کی حدود میں حضرت کے تربیت یافتہ مبلّغین اسلام کی آمد کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ کے پوتے قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن عالم ملتانی رحمتہ اللہ علیہ (وفات ۷۳۵ھ) کے خلیفہ، سادات خاندان کی بخاری شاخ کے اہم بزرگ حضرت سید جلال الدین بخاری المعروف بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ (وفات ۷۸۵ھ) کا بسلسلہ رشد و ہدایت، چکوال ضلع میں آنے کے آثار متعدد مقامات پر محفوظ ہیں۔ اس ضلع کی تحصیل چوآسیدن شاہ کے قریب ایک گاؤں آپ سے موسوم ''پیر مخدوم جہانیاں'' نامی صدیوں سے آباد چلا آ رہا ہے جہاں آپ کی قیام گاہ اچھی حالت میں موجود ہے۔

ضلع بھر کی تاریخ میں اس خطہ پر مبلغین اسلام کی آمد سے متعلق اب تک کی دست یاب معلومات کے مطابق سب سے پہلا نام حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری کا ہے۔ ضلع کے اہل قلم کے لکھے گئے مضامین پر مشتمل، ڈپٹی کمشنر چکوال ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی مرتب کردہ کتاب ''تاریخ چکوال'' مطبوعہ ۱۹۹۲ء میں اس کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے کئی نسلوں کے بعد حضرت پیر محمد حسین بن حضرت پیر خواجہ نوری رحمتہ اللہ علیہ پہلے بزرگ تھے جنہوں نے خطّہ چکوال میں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ ضلع خوشاب کے قصبہ پپل پیراں سے ہجرت کر کے چکوال کے موضع کرولی میں تشریف فرما ہوئے اور مجاہدہ نفس، تبلیغِ اسلام و اصلاح کا کام شروع کیا۔ دورِ حاضر کے نامور مؤرخ مولانا نور احمد خان فریدی نے کتاب ''تذکرہ حضرت صدر الدین عارف رحمتہ اللہ'' کی دونوں جلدوں میں اس خاندان کی ضلع چکوال میں آمد کا حال درج کیا ہے نیز اس خاندان میں موجود قلمی شجرہ نسب سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ان قلمی نسب ناموں میں تین بطور خاص قابل ذکر ہیں، ان میں سے ایک پیر محمد زکریا شاہ چشتی سیالوی سکنہ وعولہ نزد چوآسیدن شاہ، دوسرا پیر محمد سجاد شاہ سکنہ تترال کہون اور تیسرا پیر انور حسین شاہ چشتی نقشبندی سکنہ چھونبی نزد چوآسیدن شاہ کے پاس موجود ہیں، آخر الذکر تقریباً دو سو سال پہلے کی تحریر ہے۔ مولانا فریدی کی مذکورہ بالا کتاب

اور خاندانی نسب ناموں میں حضرت پیر محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب (ناموں کے معمولی فرق کے ساتھ) یوں درج ہے۔

پیر محمد حسین بن پیر خواجہ نوری (روضہ بمقام پیل پیراں) بن پیر علی قتال بن شیخ محمد صدرالدین بادشاہ بن شیخ شہر اللہ بن شیخ محمد یوسف قریشی بن شیخ عمادالدین محمد بن شیخ رکن الدین سمرقندی بن شیخ صدرالدین محمد حاجی بن شیخ عمادالدین اسماعیل شہید بن شیخ صدرالدین عارف بن شیخ الاسلام ابو محمد بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی بن مولانا شیخ وجیہ الدین محمد غوث بن کمال الدین ابوبکر بن جلال الدین بن علی قاضی بن شمس الدین بن حسین عبداللہ بن حسین بن مطرفہ بن خزیمہ بن حازم بن تاج الدین المطرف بن امیر عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن حضرت ھبار رضی اللہ عنہم۔

اس ضلع میں یہ خاندان درج ذیل مقامات میں آباد ہے اور زندگی کے دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ روحانی و علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ کرولی، خیر پور، چک مصری، مور جھنگ، وعولہ، تترال کہون، ڈلوال، چھونبی نزد چوآ سیدن شاہ، چندو، ڈیرہ راجگان نزد بشارت، کوٹ راجگان نزد دیوالیاں، سرکال مائر، کھوکھر، چکوال، صابہ راجگان، ہفیال، کھنوال، دھروگی اور وٹلی وغیرہ۔ (موضع مور جھنگ میں آباد افرد کا تعلق اسی خاندان کی بھیرہ ضلع سرگودھا شاخ سے ہے)۔

ماضی میں اس خاندان میں جو روحانی شخصیات ہوگزریں ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ وعولہ کے صاحب مزار پیر رنگہ شاہ اور مولانا پیر عبداللہ شاہ قاضی تحصیل پنڈ دادن خان نیز پیر مہتاب شاہ نقشبندی و مولانا پیر نظام الدین شاہ، کرولی کے شاہ شہر اللہ و شاہ کرم اللہ المعروف بہ پیر مٹھہ شاہ اور پیر مدد شاہ، تترال کہون کے پیر شیخ محمد، پیر غلام مصطفٰی شاہ و پیر محمد اعظم شاہ مجذوب، خیر پور کے پیر ولایت شاہ مجذوب، چھونبی میں مدفون پیر محمد حسین شاہ، وٹلی کے پیر جمال شاہ و پیر قادر بخش سہروردی، صاحبہ راجگان میں مدفون پیر نظام الدین شاہ اور کھنوال کے پیر خواجہ غلام نبی شاہ و پیر فتح حیدر شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ان بزرگوں میں سے بعض کے حالات مولانا نور احمد خان فریدی کی کتاب ''تذکرہ حضرت صدرالدین عارف'' میں ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں وعولہ کے پیر مہتاب نقشبندی کے حالات پر حافظ محمد یونس نے ''ایک مرد درویش'' نام سے کتاب مرتب کی جو شائع ہو چکی ہے نیز ماہنامہ ''المعصوم'' کراچی کے شمارہ جولائی ۱۹۹۲ء میں بھی آپ کے حالات چھپ چکے ہیں۔ مزید برآں کرولی کے حضرت پیر مدد شاہ کی وفات پر ہفت روزہ ''سراج الاخبار'' جہلم نے اشاعت اکتوبر ۱۹۰۴ء میں آپ کے وصال کی خبر شائع کی اور خدمات کو سراہا۔ پیر ولایت شاہ مجذوب کے احوال غلام عباس مسرت کی کتاب ''گوشۂ فردوس'' جسے گلوبل پبلی کیشنز اسلام آباد نے ۱۹۹۵ء میں شائع کیا، میں درج ہیں۔ پیر قادر بخش سہروردی (مدفون وٹلی) نے سہروردی مشائخ کے حالات پر فارسی نظم میں پندرہ سو سے زائد اشعار پر مشتمل ایک کتاب لکھی تھی جو ۱۱۸۴ھ میں مکمل ہوئی اس کے تین قلمی نسخے مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔ حال ہی میں غلام حسن سہروردی بلتستانی نے اس کا ترجمہ اردو نثر میں کیا جو متن کے ساتھ مدیر ''سہرورد'' کی نگرانی میں طباعت کے مراحل میں ہے اس کتاب کے مندرجات پر مزید تحقیق جاری ہے۔

موجودہ دَور میں اس خاندان کی روحانی شخصیات میں کرولی کے پیر محمد عزیز شاہ نقشبندی حال مقیم موضع بدلی والا نزد خوشاب، تترال کہون کے پیر سید امیر شاہ نقشبندی حال مقیم جاتلی، کھنوال کے الطاف حسین شاہ، چندو کے مولانا حافظ بشیر احمد شاہ چشتی اور چھونبی کے انور حسین شاہ چشتی نقشبندی جیسی ہستیاں خاندانی وقار و عظمت کو بحال رکھے ہوئے ہیں۔

ماضی قریب میں اس خاندان کے قابل فرزندان نے زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی شاندار خدمات سرانجام دیں ان میں تترال کہون کے ڈی ایس پی سکندر شاہ مرحوم جنہیں قائداعظم میڈل دیا گیا، کرولی کے پیر صدیق شاہ جو حکومت ہند کے ضلعی کرسی نشین تھے اور ان کا ذکر مرزا محمد اعظم بیگ کی کتاب ''تاریخ جہلم'' مطبوعہ ۱۸۸۰ء میں ملتا ہے۔ کھنوال کے پیر لطیف شاہ جو اسلامیہ ھائی اسکول چکوال کے ہیڈ ماسٹر اور ماہر تعلیم تھے، کرولی کے پیر نجف شاہ جو ڈیرہ غازی خان کے پولیٹیکل تھانیدار تھے۔ نیز حال ہی میں فوت ہونے والے کھنوال کے معروف صحافی جمیل ہاشمی جن پر چکوال کے ایک ہفت روزہ ''شاہ مراد'' نے خصوصی نمبر شائع کیا اور چکوال انتظامیہ نے خدمات کے اعتراف کے طور پر جمیل ھاشمی ایوارڈ کے اجراء کا اعلان کیا، قابل ذکر ہیں۔

دورِ حاضر میں اس خاندان کی دیگر اہم شخصیات میں چند یہ ہیں۔ پنجابی زبان و ادب کے محقق پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی، ممتاز سیاسی رہنما پیر شوکت حسین شاہ ایڈووکیٹ، سویڈن میں پاکستان کے سابق سفیر کرنل امیر حسین شاہ جن کا تعلق کرولی سے ہے۔ یونین کونسل میانی کے سابق چیئرمین مسعود ھاشمی سکنہ مور جھنگ، کھنوال کے ظفر ھاشمی تحصیل دار، دھروگی کے پیر خورشید ھاشمی مرحوم، تترال کے کپتان ستار شاہ اور معروف صحافی الطاف پیرزادہ جن کا تعلق سرکال مائر سے ہے، چھونبی کے واجد حسین شاہ جنہوں نے سعودی عرب، انگلینڈ، جرمنی، بلجیئم اور ھالینڈ میں فنی تربیت حاصل کی اور مسجد نبوی ﷺ کی جدید تعمیر کے دوران اس میں بھاری بھرکم لِفٹ نصب کرنے کا شرف حاصل کیا بعد ازاں غلام فرید بھٹہ نے انٹرویو لیا جو ماہنامہ ''یارانِ وطن'' اسلام آباد شمارہ مارچ ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا، یہ سب اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ضلع چکوال کی مشہور شخصیات پر شائع ہونے والی صفدر شاھد کی کتاب ''دھن دھرتی'' نیز ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کی ''تاریخ چکوال'' اور غلام عباس مسرت کی ''گوشہ فردوس'' میں اس خاندان کے بعض مشاہیر کا ذکر موجود ہے۔

چکوال کے نواحی اضلاع خوشاب، سرگودھا، جہلم اور راولپنڈی کے مختلف مواضع میں بھی یہ خاندان آباد ہے۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کی اولاد و خلفاء کے حالات و خدمات پر مشتمل کتب و رسائل کو ایک جگہ محفوظ کرنے کے لیے موضع چھونبی کے پیر انور حسین شاہ صاحب نے چند سال قبل ذاتی مصارف پر ''بہاء الدین زکریا لائبریری'' نام سے ایک لائبریری قائم کی جس میں دیگر موضوعات کے علاوہ اس موضوع پر خاصا مواد جمع ہو چکا ہے اور شائقین استفادہ حاصل کر رہے ہیں، یہ مضمون اسی لائبریری کی مدد سے مرتب کیا گیا۔

چکوال کے نواحی اضلاع خوشاب، سرگودھا، جہلم اور راولپنڈی کے مختلف مواضع میں بھی یہ خاندان آباد ہے۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کی اولاد و خلفاء کے حالات و خدمات پر مشتمل کتب و رسائل کو ایک جگہ محفوظ کرنے کے لیے موضع چھونبی کے پیر انور حسین شاہ صاحب نے چند سال قبل ذاتی مصارف پر ''بہاء الدین زکریا لائبریری'' نام سے ایک لائبریری قائم کی جس میں دیگر موضوعات کے علاوہ اس موضوع پر خاصا

مواد جمع ہو چکا ہے اور شائقین استفادہ حاصل کر رہے ہیں، یہ **مضمون اسی لائبریری کی مدد سے مرتب کیا گیا۔**